قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم - اقرا فاؤنڈیشن کے تیار کردہ نصاب کا تعارف

اشہد رفیق ندوی

قرآن مجید سے تعلق کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ اس کی تعلیم عام کی جائے، حضور اکرم ﷺ نے تعلیم قرآن سے وابستہ افراد کو سب سے بہتر انسان بتایا ہے، یہ عمل بے انتہا عز و شرف کا باعث ہے۔ اس لیے ہر مسلمان اس سعادت سے ضرور بہرہ ور ہونا چاہتا ہے۔ تعلیم قرآن کے دنیا بھر میں مختلف طریقے رائج ہیں۔ عربی اہل عرب کی مادری زبان ہے، وہ اول روز سے الفاظ کے تعارف کے ساتھ معانی سے بھی واقف ہو جاتے ہیں۔ اہل عجم ابتدائی مرحلہ میں عام طور سے سلیقہ خواندگی کے اکتساب پر اکتفا کرتے ہیں۔ اس سے تلاوت و قرأت کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے اور اسی کو کمالِ سعادت سمجھ لیا جاتا ہے، چنانچہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ اہل عجم کی اکثریت صرف قرآن خواں بن کر رہ جاتی ہے، اس کے معانی، مطالب اور تقاضوں سے واقفیت کم ہی ہو پاتی ہے۔ کچھ عرصہ سے یہ رجحان پیدا ہوا ہے کہ تعلیم قرآن کے ایسے طریقے دریافت کیے جائیں کہ غیر عرب طلبہ بھی حروف شناسی کے ساتھ معنی شناس بن سکیں۔ چنانچہ ماضی میں ایسے کئی طریقے متعارف ہوئے ہیں جن میں سلیقہ خواندگی کے ساتھ جہانِ معانی کا شناور بھی بنایا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک کامیاب کوشش اقرا انٹرنیشنل ایجوکیشنل فاؤنڈیشن شکاگو کی ہے، جو دنیا بھر اسلامیات کی جدید نہج پر نصاب سازی کے لیے مشہور ہے۔ اقرا فاؤنڈیشن نے دیگر مضامین کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کے جدید منہاج پر ایک منفرد طریقہ متعارف کرایا ہے جو اولین

مرحلہ ہی سے سلیقہ خواندگی کی تعلیم کے ساتھ قرآن مجید کے اصول و آداب اور بنیادی تعلیمات سے بھی روشناس کراتا ہے۔ تاکہ طلبہ صرف قرآن خواں بن کر نہ رہ جائیں بلکہ قرآنی تعلیمات سے آگاہی کا بھی سامان بہم پہونچایا جائے، ان کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں اس کا نمایاں اثر دکھائی دے اور تعلق بالقرآن کے تقاضوں کی شعوری طور پر تکمیل کر سکیں۔

اقرا کا بنیادی نظریہ:

اقرا کا نظریۂ تعلیم قرآن سورہ بقرہ کی ابتدائی درج ذیل پانچ آیات پر مبنی ہے:

الـم. ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ. الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ. أُوْلَـئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (البقرہ ۱/۱-۵)

الف، لام، میم- یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں، جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

ان آیات میں واضح طور پر قرآن مجید کو کتاب ہدایت کہا گیا ہے اور ان میں عقیدہ، عبادت اور اخلاق کی بنیادی تعلیم موجود ہے۔ قرآن مجید سے ہدایت اسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے کہ اسے پڑھا جائے، سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تعلیم قرآن کے لیے جو نصاب بھی تشکیل دیا جائے، اسے کم از کم ان تین

پہلوؤں پر محیط ہونا چاہیے، اور اس انداز سے ترتیب دیا جانا چاہیے کہ قرآن مجید تمام علوم کا اصل سرچشمہ بن کر سامنے آئے، علم کے تمام سوتے اسی سے نکلتے دکھائی دیں، جو علم یا نظریہ اس کے برخلاف ہو وہ اپنے آپ ناقابل اعتبار اور باطل ثابت ہو جائے۔

عملی خاکہ:

اس نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اقرا نے بہت سوچ سمجھ کر تعلیم قرآن کا ایک نہایت مبسوط نصاب تیار کیا ہے جو ۴ مرحلوں پر مشتمل ہے اور ہر مرحلہ میں بچے کی عمر، نفسیات، ذہنی ساخت، شخصی ارتقاء، گردوپیش کے ماحول اور وقت کے تقاضوں کا خیال رکھا گیا، پری نرسری سے پری یونیورسٹی تک طلبہ کو چار مرتبہ مختلف طریقوں سے قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ ہر مرحلہ کے عمر اور کلاس کے لحاظ سے کچھ امتیازات ہیں، پرائمری سطح پر اس کا طریقۂ تدریس درج ذیل نقشے میں دیکھا گیا ہے۔

تلاوت

تعارف سلیقہ خواندگی تقوی سلیقہ فہم تحفیظ

جذبۂ عمل

تعلیمات

اس نقشے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نزول قرآن مجید کا بنیادی مقصد قلب مومن کو نور ہدایت سے معمور کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تین طرح کی صلاحیتوں کی ضرورت ہے، قرآن مجید پڑھنے کا سلیقہ ہو، اس کے پیغام تک رسائی ہو، اور اس پر عمل آوری کا شوق ہو، یہ تینوں امور بطریق احسن اسی وقت انجام دیے جاسکتے ہیں۔ جب اس سے پہلے کم از کم ۴ قسم کا علم حاصل کرلیا جائے، یعنی اسے تلاوت کا صحیح طریقہ معلوم ہو جائے، قرآن کے کتاب الٰہی ہونے کا شعور پیدا ہو جائے۔ اس کے کچھ اجزا زبانی یاد ہو جائیں اور اس کے پیغام سے آشنائی ہو جائے۔

اس نصاب کا امتیاز یہ ہے کہ ابتدائی مرحلہ ہی سے اس میں بیک وقت مذکورہ

چاروں پہلوؤں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے ابتدائی درجات کا نصاب بہت پرکشش، مبسوط اور موثر ہے، جو ۵۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں تعلیم و تدریس کے ایک ایک جزئیہ کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ مثلاً سبق کا مقصد، اہم نکات سے سبق آموزی، ٹیچر کے لیے ہدایات، امتحان کا طریقہ، معاون کتب اور دیگر وسائل کی نشان دہی وغیرہ شامل ہے۔ یہ نصاب پری نرسری و کے جی کے علاوہ ٦ درجات پر مشتمل ہے، اور اوسطاً روزانہ ایک پیریڈ کا وقت صرف کر کے تعلیم قرآن کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر لیتا ہے۔
دنیا کے چالیس ممالک کے ہزاروں اسکولوں کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس نہج پر تعلیم حاصل کرکے بچہ مخارج کی ادائیگی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے لگتا ہے۔ پورہ پارہ عم سینوں میں محفوظ ہو جاتا ہے، عقیدہ، عبادت، اخلاق اور تاریخ کے بنیادی اسباق ذہن میں راسخ ہو جاتے ہیں اور شخصیت اس نہج پر پروان چڑھنا شروع ہو جاتی ہے جس نہج پر صاحب قرآن امت مسلمہ کو پروان چڑھانا چاہتے تھے۔

طریقہ تدریس:

اس کا طریقہ تدریس بھی بالکل انوکھا ہے۔ ابتدائی درجات یعنی اطفال کی سطح پر سب سے پہلے حروف شناسی کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ روایتی طریقہ تعلیم میں یہ مرحلہ قاعدہ/ یسرنا القرآن کے ذریعہ طے کیا جاتا ہے اور اندازہ ہے کہ اس میں جتنے الفاظ ہوتے ہیں، اس سے زیادہ ایام میں یہ مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہونچ پاتا ہے۔ اس نصاب میں چھڑی کا کردار ختم کر دیا گیا ہے، البتہ استاد محترم سے خواہش کی گئی ہے کہ اپنا دل، دماغ اور ساری توانائی معصوم بچے کے قلب کو نور قرآن سے منور کرنے میں صرف کر دیں، چنانچہ اس کے لیے قاعدہ کے متبادل کے طور پر رنگ برنگے کارڈ، خوبصورت پوسٹر اور جلی حروف میں رنگین (Colourful) کتابیں تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کی مدد سے بچہ بغیر کسی ذہنی دباؤ کے کھیلتے کھیلتے حروف تہجی کو پہچان لیتا ہے اور ان کو توڑنا اور جوڑنا سیکھ لیتا ہے۔ حروف کی شناخت کے ساتھ اس کا صحیح تلفظ استاد اپنی زبان سے سکھاتا ہے۔ اسے مزید بہتر بنانے کے لیے

آڈیو/ ویڈیو کی مدد سے مشہور ائمہ وقراء کی آواز سنا کر اس کو نقل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ گویا اپنی صلاحیت اور وسائل کو بروئے کار لا کر اسے چند ہی دنوں میں حروف شناس بنایا جاتا ہے۔ یہ تعلیم قرآن کا محض ایک پہلو ہوا۔ اس کے بعد بچے کو آداب قرآن سکھانے کا مرحلہ آتا ہے، اسے یہ بتایا جاتا ہے کہ اس نے جن پاکیزہ حروف کی شناخت حاصل کی ہے، یہ ک کھ گ گھ کی طرح نہیں ہیں۔ بلکہ یہ حروف اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ کلام سے ہم کنار کرانے والے ہیں۔ اللہ کا یہ پاکیزہ کلام قرآن مجید ہے جو ساری انسانیت کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اسی مرحلہ میں اسے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص جیسی سورتیں زبانی یاد کرائی جاتی ہیں تاکہ کلام اللہ کی حقیقی صورت بچے کے سامنے آسکے۔

ابھی طالب علم کا بالکل بچپنا ہے، اس عمر میں معانی قرآن کی تعلیم کے بارے میں سوچنا بھی امر محال سمجھا جاتا ہے مگر نصاب سازوں نے اس کا بھی دلچسپ طریقہ ڈھونڈھ نکالا ہے۔ نصابی مواد اس نہج پر ڈیزائن کیا گیا ہے کہ تصاویر، نقشے اور رنگوں کے کھیل سے اللہ رب، رحمٰن اور یوم جزا کے مالک ہونے کا تصور ذہن میں بٹھا دیا جائے۔ یہ بات بھی ذہن نشین ہوجائے کہ ہر ضرورت وہی پوری کرنے والا ہے، جو کچھ مانگنا ہو اس سے مانگا جائے۔

یہ بالکل ابتدائی درجات میں پڑھانے کا طریقہ ہے، جیسے جیسے بچے کی عمر اور کلاس بڑھتی جاتی ہے، ویسے ہی تدریس کا مواد اور استاد کا طریقہ بھی بدلتا جاتا ہے، درجہ ششم تک پہونچتے پہونچتے الحمد للہ بچہ قرآن مجید کے مالہ وما علیہ سے کسی قدر واقف ہوجاتا ہے۔ اس مرحلہ میں بچہ جو کچھ سیکھ لیتا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مشتملات نصاب:

۱- تلاوت : روانی کے ساتھ پورے قرآن مجید کی تلاوت پر قادر ہوجاتا ہے۔

۲- حفظ : تیسواں پارہ (پارہ عم) مکمل حفظ کرادیا جاتا ہے۔

۴- تعارفِ قرآن: قرآن مجید کا تعارف اور آداب سکھانے کے لیے باعتبار درجات

درج ذیل عناوین طے کیے گئے ہیں:

اطفال: قرآن مجید کی ظاہری شکل وصورت، حجم، ضخامت اور زبان وغیرہ کے بارہ میں معلومات بہم پہونچانا۔

اول: یہ اللہ کا کلام ہے۔ یہ کتابِ ہدایت ہے۔ اس کا ہر وعدہ سچا ہے، یہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔

دوم: آیت، سورہ اور پارہ کے معنیٰ اور ان کے درمیان فرق، سورتوں اور پارہ کے نام وغیرہ۔

سوم: قرآن مجید کو پڑھنے اور یاد کرنے کی فضیلت، وحی کے نزول کا طریقہ اور وحی جستہ جستہ میں کیوں نازل ہوئی؟ اس کی حکمت کا بیان۔

چہارم: ارکان اسلام کے بارہ میں قرآن مجید کے احکام، اللہ کی رحمت، اللہ تعالیٰ کے بندوں سے قریب ہونے کی حکمت، اور کفر وشرک کے معنیٰ۔

پنجم: تدوینِ قرآن کی موٹی موٹی باتیں، اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا کردار وغیرہ۔

ششم: قرآن مجید میں قرآن کے اسماء نیز وحی کے معنیٰ اور چند سورتوں کا مطالعہ۔

۴۔ تعلیمات قرآن:

تعلیمات قرآن اس نصاب کا خاص امتیاز ہے۔ باعتبار درجات درج ذیل مواد کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

اطفال: اطفال میں بتایا جاتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، وہی ہمیں شیطانی وسوسوں سے بچاتا ہے۔ اسلام کی اصل پہچان توحید ہے۔

اول: مسلمانوں کا مطلوبہ کردار اور ذمہ داریاں، مسلمانوں پر اللہ کے انعامات و

احسانات کا بیان، ایمان لانے والوں اور ایمان سے محروم لوگوں میں فرق۔

دوم: ارکان اسلام: شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے بارہ میں تعلیمات قرآن کا خلاصہ۔

سوم: اسلامی عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب۔

چہارم: قرآن مجید میں اللہ کا تصور، اسماء حسنیٰ، اطاعت الٰہی کا مطلب، بندوں پر اللہ کے حقوق۔

پنجم: سچائی، ایمان داری، عدل و انصاف اور تحمل و برداشت کا مفہوم اور اس کے تقاضے۔

ششم: شخصی ارتقاء کے پہلو سے: انسان کی ظاہری اور باطنی خوبیاں، سچے مومن کی تصویر، مسلمانوں کے لیے صحیح راہ عمل۔

سماجی ارتقاء کے لحاظ سے: آپسی میل ملاپ، خیر امت کا تصور، تصور مساوات، پڑوسی ساتھی اور دوستوں کے حقوق وفرائض۔

نصاب سازی کی اہمیت:

پرائمری سطح پر ہی طلبہ کو قرآن مجید کے ان بنیادی چار پہلوؤں سے آشنا کرانا اس لیے ممکن ہوسکا کہ ماہرین تعلیم نے روایتی طریقہ کی تقلید کے بجائے حصول مقصد کو پیش نظر رکھا اور تعلیمی دنیا میں رونما انقلابات، تعلیم و تدریس کے نئے طریقے، آلات اور جدید تکنیک کو اس عظیم مقصد کے لیے استعمال کرنے کا طریقہ ڈھونڈھ نکالا۔ اب تک جن اہداف کو ناممکن الحصول سمجھا جاتا انھیں ممکن الحصول بنا کر پیش کردیا، اس انقلابی اقدام کے پیچھے جدت طرازی کا شوق نہیں بلکہ حدیث نبوی کے مطابق مومن کی متاع گم شدہ کی جستجو ہے۔ اب تعلیم قرآن کی ایک شاہ کلید دریافت ہوگئی ہے جس کی افادیت بالکل واضح ہے۔ مناسب ہوگا کہ اسے جگہ جگہ آزمایا جائے اور اس کے ذریعہ اللہ کی کتاب قرآن مجید سے

تعلق مضبوط کیا جائے۔

یہ نصاب مکتب، مدرسہ، اسکول اور شبینہ و صباحی مدارس سب کے لیے مفید ہے اور اس میں حذف و اضافہ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ موجودہ مکاتب و مدارس کو وسائل کی کمی اور جدید تکنیک سے عدم واقفیت کی وجہ سے اسے قبول کرنے میں شاید کچھ ہچکچاہٹ ہو، مگر قصبہ قصبہ، شہر شہر، پھیلے ہوئے سیکڑوں انگلش میڈیم اسکولوں کے لیے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ یہ اسکول دوسری زبانوں کا سلیقہ سکھانے کے لیے انہی وسائل اور تکنیک کا استعمال کرتے ہیں۔ انھیں اس نصاب کو ضرور آزمانا چاہیے۔ اگر صرف طریقہ اور تکنیک کی تبدیلی سے قرآن مجید الفاظ و معانی کے ساتھ ہمارے طلبہ کے ذہنوں میں منتقل ہو جائے تو اس سے بہتر کیا بات ہوسکتی ہے۔

اقرا کا اسلامی نصاب:

اقرا فاؤنڈیشن کا یہ نصاب اس کے مبسوط، منظّم اور مربوط اسلامی تعلیمی نظام کا ایک حصہ ہے۔ یہ نصاب جدید انداز میں بچوں کی عمر، اہلیت اور محدود ذخیرہ الفاظ کی رعایت کرتے ہوئے اس تکنیک پر بنایا گیا ہے جس پر امریکہ اور یورپ میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں تعلیم بچوں پر بوجھ بنا کر لادی نہیں جاتی، وہ خود اپنی خوشی سے اُسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ طریقہ تعلیم بچوں کو آزادی اور مواقع فراہم کرتا ہے، نیز ان میں احساس ذمہ داری، نظم و ضبط کی اہمیت اور آزادی رائے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی رایوں کا احترام کرنا سکھاتا ہے، یہ طریقہ کار برسوں کی فکر، تحقیق اور کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس پروگرام کے تحت اسلامی تعلیمات کے خوبصورت اور زریں اصول قرآن، حدیث اور سیرت رسول ﷺ کے ذریعہ بالکل صاف اور واضح انداز میں ذہن نشین کرائے جاتے ہیں، ساتھ ہی اسلامی ادب، اخلاق، عبادات اور اسلامی تاریخ کے ذریعہ بچوں کی ذہنی تربیت کی جاتی ہے۔

اقرا کا مکمل جامع اور مبسوط نصاب ۱۳۶ کتابوں پر مشتمل ہے، جو آج ساری دنیا میں بہت تیزی سے رائج ہو رہا ہے۔ اس میں درسی کتابیں، طلبہ کی دلچسپی کے لیے اخلاقی

قصے اور تدریسی پلان شامل ہیں۔ والدین اور اساتذہ کی رہنمائی کے لیے تفصیلی مواد الگ سے فراہم کیا جاتا ہے۔

نصاب کے مؤلفین:

اقرا کا یہ نصاب، دوسو سے زائد ماہرین تعلیم کی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ اس کے روح رواں دو عالمی طور پر شہرت یافتہ ماہرین تعلیم ہیں۔ ڈاکٹر عابداللہ غازی جو دیوبند اور علی گڑھ کے سنگم، ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ سے پی-ایچ ڈی ہیں اور اسلامی نظام تعلیم پر مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کئی ممالک کے تعلیمی ادارے ان سے استفادہ کرر ہے ہیں اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر تسنیمہ خاتون غازی نے خاص بچوں کے نصاب تعلیم پر منی سوٹا یونیورسٹی، امریکہ سے پی-ایچ ڈی کی ہے۔ گزشتہ ۳ دہائیوں سے ان حضرات نے اپنی زندگی اسی کام کے لیے وقف کررکھی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور انھیں دنیا وآخرت دونوں مقام میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

مزید تفصیلات کے لیے درج ذیل ویب سائٹ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

www.iqra.org www.iqrafoundation.com

☆☆☆